احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

بدھ 14 جولائی 2004ء 25 جمادی الاول 1425 ہجری - 14 وفا 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 155

مظلومیت کا پھل

ایک دفعہ ابوجہل نے آنحضرت ﷺ کو راستہ میں روک لیا۔ سخت بدزبانی کی اور جسمانی اذیت بھی پہنچائی۔ مگر رسول اللہؐ نے ہرگز کوئی جواب نہ دیا۔ ایک لونڈی یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی حضرت حمزہ (جو ابھی مشرک تھے) واپس آئے تو لونڈی نے انہیں سارا قصہ سنایا وہ غصہ سے بھر گئے۔ ابوجہل کے سر پر کمان دے ماری اور کہا میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ خدا کے رسول ہیں۔ اگر ہمت ہے تو مجھے روک کر دکھاؤ

(اسد الغابہ جلد2 صفحہ 46)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف کی مثالی اور خدانما شخصیت

بلاشبہ اس طرح ان کا مرنا اور میری تصدیق میں نقد جان خداتعالیٰ کے حوالہ کرنا یہ میری سچائی پر ایک عظیم الشان نشان ہے۔ مگر ان کیلئے جو سمجھ رکھتے ہیں۔ انسان شک وشبہ کی حالت میں کب چاہتا ہے کہ اپنی جان دیدے۔ اور اپنی بیوی اور اپنے بچوں کو تباہی میں ڈالے۔ پھر عجب تر یہ کہ یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا۔ بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی۔ اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب سے زیادہ عالم علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہیں کے ہاتھ سے ہوتی تھی۔ اور اگر امیر فوت ہوجائے تو اس کے جنازہ پڑھنے کے لئے بھی وہی مقرر تھے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو ہمیں معتبر ذریعہ سے پہنچی ہیں۔ اور ان کی خاص زبان سے میں نے سنا تھا کہ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد اور ارادتمند ہیں جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے۔ غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا۔ اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخوان زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے۔ اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور تفسیر اور فقہ اور تاریخ کا اپنے پاس رکھتے تھے۔ اور نئی کتابوں کے خریدنے کے لئے ہمیشہ حریص تھے۔ اور ہمیشہ درس تدریس کا شغل جاری تھا اور صدہا آدمی ان کی شاگردی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے۔ لیکن باایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بےنفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فنافی اللہ نہ ہو۔ یہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے۔ اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھنے لگتا ہے۔ اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بےنفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا۔ مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنی علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہوسکتی تھی اور آخر سچائی پر اپنی جان قربان کی اور ہماری جماعت کے لئے ایک ایسا نمونہ چھوڑ گیا جس کی پابندی اصل منشاء خدا کا ہے۔۔۔۔۔

اور اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ اس قسم کا ایمان حاصل کرنے کے لئے دعا کرتے رہیں کیونکہ جب تک انسان کچھ خدا کا اور کچھ دنیا کا ہے تب تک آسمان پر اس کا نام مومن نہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین - روحانی خزائن جلد 20ص 46تا 48)

شہید کا مقام

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

جو شخص جنت میں داخل ہوتا ہے وہ وہاں سے واپس دنیا میں آنا پسند نہیں کرتا اگرچہ اس کو زمین کی ساری دولتیں مل جائیں مگر شہید کی جو عزت اور تکریم آخرت میں کی جاتی ہے اس کی وجہ سے وہ تمنا کرتا ہے کہ وہ دنیا میں لوٹے اور دس دفعہ خدا کی راہ میں مارا جائے۔

(صحیح بخاری کتاب الجہاد باب تمنی المجاہد)

قرب الٰہی پانے کا ذریعہ

بیوت الحمد منصوبہ

قرآن کریم اور احادیث میں بیواؤں، غرباء اور بے سہارا لوگوں کی ضروریات زندگی کو پورا کرنے اور بہتر سہولتیں مہیا کرنے کو خداتعالیٰ کے پیار حاصل کرنے کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ بیوت الحمد منصوبہ اس عظیم مقصد کے پانے کا بہترین زینہ ہے۔ اس منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 100 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں۔ اسی طرح ساڑھے پانچ صد سے زائد احباب کو ان کے اپنے اپنے گھروں میں حسب ضرورت جزوی توسیع کیلئے لاکھوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور امداد کا یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ ضرورت مندوں کا حلقہ وسیع ہونے کے باعث اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مد بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

ایک ہم میں در یگانہ تھا ✿ احمدیت کا اک خزانہ تھا

مرثیہ بروفات حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب ۔ 14 جولائی 1903ء ۔ مطبوعہ الحکم 24 /اگست 1904ء

آہ فریاد اے خدا فریاد
تجھ سوا کون دے ہماری داد
بیکسوں کا تو ہی سہارا ہے
بے سہاروں کا تکیہ گاہ و ملاد
تو کرے اپنے دوست کے لاریب
دوست آباد اور عدو برباد
تیرا شیدا برغم اہل زمین
آسماں سے سنے مبارک باد
غم کی آندھی نے جس کو گھیرا ہو
دشتِ غربت میں بادلِ ناشاد
بیدلی اس کی تو ہوا کر دے
غنچۂ دل پہ بھیجے بادِ مراد
تیری الفت کا پائے بند جو ہو
قید افکار سے رہے آزاد
کوئی تدبیر ہی خلاف نہ ہو
جس کی تقدیر پہ ہو تیرا صاد
کس طرح بھول جائے تو اس کو
جس کے دل میں لگی ہو تیری یاد
کوہ غم جو اٹھائے تیرے لئے
جس پہ چل جائے خنجر بیداد
تجھ پہ مرنے کو زندگی سمجھے
تجھ میں مٹنے کو جانے نقش مراد
تجھ سے ہے شکوہ الم اپنا
گلہ درد رنج و غم اپنا

☆☆☆☆☆

ایک ہم میں در یگانہ تھا
احمدیت کا اک خزانہ تھا
گو بسیرا زمیں پہ تھا اس کا
آسماں اس کا آشیانہ تھا
اس نے پائی غذائے روحانی
قادیاں میں کچھ آب و دانہ تھا
آیا دیں کی طلب میں وہ دیندار
جس نے دنیا سے جلد جانا تھا
پایا اس نے مسیح اور مہدی
منتظر جس کا اک زمانہ تھا
تھا مسیحا کے عشق کا بیمار
طور سب اس کا عاشقانہ تھا
مر گیا پہلے اپنے مرنے سے
اس کا مسلک جو صوفیانہ تھا
مر گیا اور ادا وہ کر کے گیا
اس پہ جو حق دوستانہ تھا
پائی اس نے حیات جاویداں
موت کا اک فقط بہانہ تھا
حُبِّ احمد ہوئی جگر سے پار
ناوک عشق کا نشانہ تھا
تھا وہ ہوشیار اس پہ دیوانہ
روئے احمد کا تھا وہ پروانہ

☆☆☆☆☆

آہ مقتل میں اس کو لائے ہیں
سنگدل سخت ہو کے آئے ہیں
عقل پر ان کی پڑ گئے پتھر
سنگباری پہ ہاتھ اٹھائے ہیں
ہاتھ میں ہے ہر ایک کے پتھر
رجم پر سب ادھار کھائے ہیں
اف رے وحشت امیر کی دل میں
کیا خیالات بد سمائے ہیں
قاضی سنگدل کی سختی سے
اس پہ پتھر ابھی چلائے ہیں
ایسی حالت میں بن کے استقلال
وعظ کیسے انہیں سنائے ہیں
رہ گئے نیک دل کلیجہ تھام
داد دینے کو سر ہلائے ہیں
جن میں مظلوم کی ہے دلسوزی
کتنے ظالم نے جی جلائے ہیں
لڑکھڑانے کا ذکر کیا اس نے
پاؤں ایمان پر جمائے ہیں
مومن نرم دل کے ہاتھ اور پاؤں
قبر سنگین میں دبائے ہیں
خان عبداللطیف راکشتند
آہ مرد لطیف راکشتند

☆☆☆☆☆

اس کو حق نے دیا تھا استقلال
دولت صبر سے تھا مالا مال
کس بلا کے تھے دل شکن صدمے
نہ ہوا اس کا دل ذرا بھی نڈھال
اس نے جانا اگر رہا ایماں
جان کا کچھ نہ ہو گا بیکا بال
محو دیدار یار باقی تھا
جی میں باقی نہ تھا کچھ اس کے ملال
کر دکھایا کہ جو کہا منہ سے
ہو گیا ایک اس کا حال و قال
ہاتھ میں ہاتھ تھا فرشتوں کے
ان سے ہوتے رہے جواب و سوال
آ رہی تھی صدا فلک سے یہ
آئے گا اس زمین پر بھونچال
بادیا اپنا لائے گی لشکر
تیز ہو کر رہے گی نار جدال
پتھروں کا بنا نشانہ وہ
نام حق کو بنایا اس نے ڈھال
سن لو کابل میں جا کے یہ آواز
کہہ رہا ہے جو وہ سر پامال
کھیلنا جان پر یہ ہوتا ہے
مرنا ایمان پر یہ ہوتا ہے

☆☆☆☆☆

گرچہ عبداللطیف خاں نہ رہا
جسم کابل کے تن کی جاں نہ رہا
اس کا ایمان تھا جوانی پر
فوج دیں کا وہ نوجواں نہ رہا
خلد میں اڑ گیا وہ طائر قدس
اس کا دنیا میں آشیاں نہ رہا
اٹھ گیا چھوڑ کر زن و فرزند
چند دن کا تھا میہماں نہ رہا
اس کو مہمانیٔ بہشت ملی
جبکہ دنیا میں آب و ناں نہ رہا
جس کو روح القدس کی تھی تائید
وہ مسیحا کا مدح خواں نہ رہا
جس نے مانا مسیح بن دیکھے
اور نہ چاہا کوئی نشاں نہ رہا
ایک تھا سر زمین کابل میں
موت عیسیٰ کا رازداں نہ رہا
چھوڑ کر جسم کا قفس خالی
طائر روضہ جناں نہ رہا
اس کا خوں رائیگاں نہ جائے گا
چشم ظالم کو خوں رلائے گا

☆☆☆☆☆

مر گیا اپنا نام چھوڑ گیا
دے کے سب کو پیام چھوڑ گیا
دولت وصل کیلئے دم نقد
نقد و دولت تمام چھوڑ گیا
اپنے ایمان کی سلامت سے
کر کے سب کو سلام چھوڑ گیا
اب نہ دیکھو گے اس کی صورت کو
تم میں اپنا کلام چھوڑ گیا
بس یہ سمجھو کہ ملک کابل کو
کر کے اپنا غلام چھوڑ گیا
پی گیا شوق سے مئے صافی
درد نوشوں کو جام چھوڑ گیا
شاخ طوبےٰ پہ جا بسا اودام
پیش صیاد خام چھوڑ گیا
اپنی اولاد اور مریدوں کو
اپنے سمجھا کے کام چھوڑ گیا
چال دکھلا کے اپنا نقش تمام
تو سن خوش خرام چھوڑ گیا
مقتدائے خواص ملک اپنا
ذکر بین العوام چھوڑ گیا
صدق دکھلا گیا مسیحا کو
مہدی کاسر چلیپا کو

☆☆☆☆☆

غرض ہے احمدی جماعت سے
کہ رہیں ایسی استقامت سے
ہر کہیں مرنے اور جینے میں
لیں سبق آپ کی شہادت سے
جو کہیں اس کو کر کے دکھلائیں
بات بنتی نہیں طلاقت سے
دولت صبر سے خدا مل جائے
کیا کمائیں گے مال و دولت سے
نوع انساں کے ساتھ پیش آئیں
پیار سے مہر سے محبت سے
ذات باری کے جو اوامر ہیں
دیکھیں سب کو نگاہ عظمت سے
زیب دیں اپنے تن کو ہم سارے
سچے تقویٰ کی زیب و زینت سے

☆☆☆☆☆

بس نمازیں پڑھیں زکوتیں دیں
جی چرائیں نہ ہم دیانت سے
سچے ابدال بن کے دکھلائیں
پوری تبدیل رسم و عادت سے
دور سمجھیں نہ اپنے آپ کو ہم
دور ہوں کبر اور نخوت سے
ثاقب صدق اور صفا دکھلاؤ
عسر اور یسر میں وفا دکھلاؤ

(حضرت منشی محمد نواب خان ثاقب مالیر کوٹلوی)

(مطبوعہ الفضل 14 جولائی 1999ء)

پبلشر آغا سیف اللہ ' پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

فرخ سلطانی

تذکرۃ الشہادتین کے چند اہم مضامین

مختصر سوال وجواب کی شکل میں

حضرت مسیح موعود کی یہ کتاب 1903ء کی تصنیف ہے۔ اس کے دو حصے ہیں اول حصہ اردو حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رئیس اعظم خوست افغانستان اور ان کے شاگرد حضرت میاں عبدالرحمن صاحب کی شہادت کے واقعات پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ عربی زبان میں ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کا بنیادی موضوع جماعت کے پہلے دو شہداء کے واقعات قبول احمدیت و حالات واقعہ شہادت ہے۔ اس کے بعد حضرت اقدس نے اپنی جماعت کو نصیحت فرماتے ہوئے اخروی زندگی کی تیاری کرنے اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ یہ کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 20 میں موجود ہے اور 128 صفحات پر مشتمل ہے۔

سوال: یہ رسالہ 1903ء کے کس مہینہ میں شائع ہوا؟

جواب: اکتوبر

سوال: اس کے ساتھ کونسا عربی رسالہ منسلک ہے؟

جواب: علامات المقربین

سوال: اللہ تعالیٰ نے طاعون کی آمد سے کتنے برس قبل حضور کو خبر دی؟

جواب: 22برس

سوال: قرآن کریم کی کس سورۃ میں سلسلہ خلافت محمدیہ کو سلسلہ خلافت موسویہ کا مثیل ٹھہرایا گیا ہے؟

جواب: سورۃ نور

سوال: حضرت عیسیٰ کی تکذیب کرنے والے یہودی کس بیماری اور کس رومی بادشاہ کے ہاتھوں تباہ کئے گئے؟

جواب: طاعون۔ طیطوس رومی

سوال: کس نبی کی کتاب میں یہ پیشگوئی ہے کہ سچے مسیح سے پہلے الیاس نبی دوبارہ دنیا میں آئے گا اور حضرت مسیح نے کسے الیاس قرار دیا؟

جواب: ملاکی نبی۔ حضرت یوحنا۔

سوال: قرآن کی کس سورۃ میں امت محمدیہ کے بعض افراد کا نام عیسیٰ اور ابن مریم رکھا گیا ہے؟

جواب: سورۃ تحریم

سوال: حضرت مسیح موعود کی علامات میں کس ستارے کا ظاہر ہونا بھی شامل ہے؟

جواب: ذوالسنین

سوال: کتاب کی تصنیف کے وقت چودھویں صدی کے کتنے سال گزر چکے تھے؟

جواب: 21سال

سوال: ہندوستان میں کتنے لوگ مرتد ہو کر عیسائی ہو چکے تھے؟

جواب: 29لاکھ

سوال: حضور نے حضرت عیسیٰ کی کتنی خصوصیات کا ذکر کیا ہے؟

جواب: 16

سوال: حضرت عیسیٰ کے خلاف یہود کا قائم مقدمہ کس رومی گورنر نے سنا؟

جواب: پیلاطوس

سوال: احادیث میں حضرت مسیح کی عمر کتنی بیان کی گئی ہے؟

جواب: 120سال

سوال: حضرت عیسیٰ کس پہلو سے حضرت آدم سے مشابہ تھے؟

جواب: بن باپ پیدائش

سوال: کس ملک کے بادشاہ نے عقیدہ تثلیث کو ترک کرنے کا اشارہ دیا؟

جواب: جرمنی

سوال: حضرت مسیح موعود کی مقدمہ قتل سے بریت کے دن ایک عیسائی چور بھی عدالت میں پیش کیا گیا وہ کس جماعت سے تعلق رکھتا تھا اور اس کو کتنی سزا ملی؟

جواب: مکتی فوج۔3ماہ

سوال: امت محمدیہ کے کس بزرگ نے مسیح موعود کو صینی الاصل قرار دیا ہے؟

جواب: حضرت محی الدین ابن عربی

سوال: حضرت مسیح موعود نے اپنے کتنے نشان ظاہر ہونے کا ذکر فرمایا ہے؟

جواب: دو لاکھ

سوال: لدھیانہ کے کس بزرگ نے مسیح موعود کے قادیان میں پیدا ہونے کی پیشگوئی کی تھی؟

جواب: گلاب شاہ

سوال: کتنے لوگوں کے رویا میں مسیح موعود کی تصدیق کی گئی؟

جواب: 10ہزار

سوال: حضرت مسیح موعود نے آتھم کے کتنے ماہ میں مرنے کی پیشگوئی کی تھی؟

جواب: 15ماہ

سوال: حضرت مسیح کی پیشگوئیوں کو زیادہ صفائی اور یقین کے مرتبہ پر ثابت کرنے والے کے لئے کتنی رقم انعام دینے کا چیلنج فرمایا؟

جواب: 1000

سوال: دو زرد چادروں سے مسیح موعود کی کونسی دو بیماریاں ہیں؟

جواب: سر کی بیماری۔ کثرت پیشاب

سوال: حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کے ریاست کابل میں کتنے مرید تھے؟

جواب: 50ہزار

سوال: حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کی خبر کتنا عرصہ قبل حضور نے شائع کر دی تھی؟

جواب: 23برس

سوال: حضرت مولوی عبدالرحمن صاحب اور حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کن دو امراء کابل کے زمانہ میں شہید کئے گئے تھے؟

جواب: امیر عبدالرحمن۔ امیر حبیب اللہ

سوال: حضرت صاحبزادہ صاحب نے کابل میں داخلہ سے پہلے کس شاگرد کو خط لکھا تھا؟

جواب: بریگیڈیئر محمد حسین کوتوال

سوال: حضرت صاحبزادہ صاحب کو لگائی جانے والی زنجیر غراغراب کا وزن کتنا تھا؟

جواب: ایک من 24سیر

سوال: حضرت صاحبزادہ صاحب کے ساتھ مباحثہ والے کتنے افراد تھے اور کس مسجد میں مباحثہ ہوا؟

جواب: 9، مسجد شاہی

سوال: مباحثہ کتنا وقت جاری رہا اور اس دوران کتنے آدمی تلواریں لے کر صاحبزادہ صاحب کے پاس کھڑے تھے؟

جواب: (صبح 7تا 3بجے سہ پہر) 8گھنٹے۔ 8آدمی

سوال: حضرت صاحبزادہ صاحب نے شہادت کے کتنے روز بعد زندہ ہونے کی پیشگوئی کی تھی؟

جواب: 6روز بعد یا 7ویں دن۔

سوال: صاحبزادہ صاحب کو کس تاریخ کو شہید کیا گیا؟

جواب: 14جولائی1903ء

سوال: حضرت مسیح کے آسمان سے نزول سے مایوس ہونے کے لئے حضور نے کتنے عرصہ کا ذکر کیا ہے؟

جواب: تین صدیاں پوری نہیں ہوں گی۔

سوال: دو قسم کے مرسل من اللہ قتل نہیں ہوا کرتے۔ کون کونسے؟

جواب: کسی سلسلہ کا پہلا نبی۔ کسی سلسلہ کا آخری نبی۔

سوال: شاتان تذبحان میں بکری سے تشبیہ دینے میں اس کے کونسے دو فوائد کا ذکر ہے؟

جواب: دودھ دیتی ہے۔ گوشت دیتی ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود نے کس بیماری میں حضرت صاحبزادہ صاحب کے تصور سے دعا کی؟

جواب: درد گردہ

سوال: حضور نے کس صوبہ کے احمدیوں کی امداد کا خصوصی تذکرہ کیا ہے؟

جواب: پنجاب

سوال: حضور نے کس مقصد کے لئے احباب کو ماہانہ چندہ مقرر کرنے کی تحریک کی ہے؟

جواب: مدرسہ کے لئے

سوال: میاں احمد نور کابلی قادیان کب پہنچے؟

جواب: 8نومبر1903ء

سوال: کابل میں طاعون سے روزانہ کتنے آدمی مرتے تھے؟

جواب: 400کے قریب

سوال: صاحبزادہ صاحب دو رویا کے مطابق کتنا عرصہ قید میں رہے؟

جواب: 4ماہ۔ ڈیڑھ ماہ۔

تم زیادہ سے زیادہ محنت کی عادت ڈالو۔ جب تک تم محنت کی عادت نہیں ڈالو گے اس وقت تک یہ امید کرنا کہ کوئی مفید کام کر سکو گے غلط ہے۔
(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

جیسا ان کا چہرہ نورانی تھا ویسا ہی ان کا دل بھی نورانی تھا

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید۔ احمدی بزرگوں کے سرتاج

میں نے ان کو اپنی پیروی اور تصدیق میں فنا شدہ پایا (حضرت مسیح موعود)

عطاء الوحید باجوہ صاحب

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید افغانستان کے صوبہ خوست میں دریائے شمل کے کنارے آباد ایک گاؤں "سیدگاہ" کے رہنے والے تھے۔ آپ کا تعلق خاندان سادات سے تھا۔ آپ کے والد کا نام مولانا سید محمد شریف تھا جو داتا گنج بخش سید علی ہجویری کی اولاد میں سے تھے۔ بادشاہ اورنگ زیب کے دور میں آپ کے خاندان کے مشہور بزرگ سہارن پور آکر آباد ہوئے تھے۔ پھر سہارن پور سے ایک بزرگ سید سعید احمد صاحب افغانستان کے علاقے خوست میں حصول علم کی خاطر تشریف لائے اور وہیں آباد ہوگئے۔

تحصیل علم

آپ کو شروع ہی سے حصول تعلیم کا شوق تھا اور فطرتاً دین سے رغبت تھی چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں کہ بچپن ہی سے مجھے درود شریف پڑھنے کا شوق تھا۔ قرآن پاک سے آپ کو والہانہ عشق تھا۔

ابتدائی تعلیم آپ نے خوست ہی میں حاصل کی پھر پشاور چلے گئے۔ پشاور میں کئی سال تحصیل علم کے بعد ہندوستان کے مختلف دینی مدارس میں گئے۔ آپ کے اساتذہ میں سے ایک مشہور عالم مولوی عبدالحئی صاحب لکھنوی تھے۔ یہ استاد حضرت ابوایوب انصاریؓ کی نسل میں سے تھے۔ انہیں صاحبزادہ صاحب کے ساتھ بہت لگاؤ تھا۔ ایک دفعہ شاگردوں میں سے کسی نے شکایت کی کہ آپ ان سے اتنا پیار کیوں کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا ان کا نام بھی لطیف ہے اور ذہن بھی لطیف ہے اس لئے یہ طبعی بات ہے۔

آپ کو مطالعہ کا اس قدر شوق تھا کہ رات کو اٹھتے اور صبح کی اذان تک مطالعہ میں مستغرق رہتے۔ آپ کو ہزاروں احادیث ازبر تھیں۔ کتب خریدنے کا بہت شوق تھا۔ حصول تعلیم کے وقت بھی اپنے خرچ کا ایک حصہ مساکین پر خرچ کرتے۔

بلند مقام

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کوئی معمولی انسان نہ تھے۔ علم اور تقویٰ میں اس قدر بڑھے ہوئے تھے کہ افغانستان میں کوئی عالم قرآن کریم، حدیث اور فقہ میں آپ کے پائے کا نہ تھا۔ بہادری و استقامت میں لاجواب تھے۔ علماء افغانستان نے متفقہ طور پر آپ کو اپنا سردار قرار دیا تھا۔ افغانستان میں آپ کے ہزاروں شاگرد موجود تھے۔ دور افتادہ علاقوں سے آنے والے طلباء کے جملہ اخراجات آپ بڑی بشاشت کے ساتھ برداشت فرماتے تھے۔ آپ کا خدا تعالیٰ سے ایک ذاتی تعلق تھا آپ کو خدا تعالیٰ نے پہلے سے بتا رکھا تھا کہ یہ مہدی کا زمانہ ہے۔

قبول احمدیت

1893ء میں برطانوی حکومت اور امیر عبدالرحمٰن خان والئ افغانستان کے مابین تعین سرحد کا مسئلہ خاصی اہمیت اختیار کر گیا۔ چنانچہ یہ فیصلہ ہوا کہ طرفین کی جانب سے ایک کمیشن تشکیل دیا جائے جو سرحدات مابین افغانستان و گورنمنٹ انگریز کی تعین کرے۔ گورنمنٹ ہند کی طرف سے کمیشن کے دو ممبران سر مارٹمر ڈیورنڈ اور سر صاحبزادہ عبدالقیوم خان نمائندے مقرر ہوئے۔ افغانستان کی طرف سے سردار شرین دل خان گورنر سمت جنوبی افغانستان اور حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نمائندگان حکومت مقرر ہوئے۔

پاراچنار جہاں سے کام کا آغاز ہوا وہیں فریقین کے الگ الگ کیمپ لگائے گئے تھے۔ انگریزی وفد کے سٹاف میں ایک سٹینوگرافر جناب چمن بادشاہ بھی تھے۔ یہ پشاور کے احمدی دوست تھے۔ ایک شام صاحبزادہ صاحب واپس اپنے کیمپ میں جانے لگے تو سید چمن بادشاہ صاحب نے جرأت سے کام لے کر آپ کی خدمت میں حضرت مسیح موعود کی کتاب "آئینہ کمالات اسلام" پیش کی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے کتاب لے لی اور شکریہ ادا کیا۔ روایات میں آتا ہے کہ آپ ساری رات اس کتاب کا مطالعہ کرتے رہے۔ اگلی صبح آپ کا دل نور یقین سے بھر گیا کہ اس کتاب کے مصنف ہی مہدی و مسیح موعود ہیں۔

تب ان کی پاک اور مستعد روح امام وقت کی طرف کھنچی چلی گئی یہاں تک کہ ان کیلئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہوگیا۔ چونکہ ابھی تقسیم سرحدات کا کام جاری تھا۔ اسلئے آپ کا جانا ممکن نہ تھا چنانچہ آپ نے اپنے ایک مخلص شاگرد مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو قادیان بھیجا اور کچھ تحائف اور ساتھ بیعت کا خط خدمت اقدس میں ارسال کئے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کچھ عرصہ قادیان مقیم رہے اور حضور کے حالات پر مشتمل ڈائری صاحبزادہ کو بھجواتے رہے۔ 1901ء میں حضرت مولوی صاحب واپس تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ جہاد پر کچھ لٹریچر تھا۔ جس کی مخبری پر امیر عبدالرحمٰن بادشاہ افغانستان نے انہیں گرفتار کروا کر جیل میں حبس دم کر کے شہید کروا دیا۔

قادیان تشریف آوری

اکتوبر 1902ء میں آپ نے امیر افغانستان سے حج پر جانے کی اجازت طلب کی۔ بادشاہ نے بخوشی اجازت دی اور آپ کو شہر کے باہر تک رخصت کرنے کیلئے خود ساتھ آیا۔ لاہور پہنچنے پر معلوم ہوا طاعون کی وباء کی وجہ سے حکومت ترکیہ نے ہندوستان سے جانے والے زائرین پر پابندی لگا دی ہے۔ آپ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے قادیان روانہ ہوگئے۔ ظہر کے وقت حضرت مسیح موعود سے ملاقات ہوئی۔

قادیان کے چند واقعات

آپ کو حضرت مسیح موعود کے ساتھ سیر کا شرف بھی ملتا رہا۔ واپس آکر آپ اپنے کپڑوں سے غبار کافی دیر بعد جھاڑتے۔ استفسار پر فرمایا کہ میں اس وقت تک کپڑے نہیں جھاڑتا جب تک یقین نہ ہو جائے کہ حضرت نے کپڑے جھاڑ لئے ہوں گے۔ پہلے جھاڑ کر میں گستاخی نہیں کرسکتا۔

اسی طرح ایک دفعہ صاحبزادہ صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک جنت کی حور آئی اور مجھے کہا میری طرف دیکھ، میں نے جواب دیا جب مسیح موعود موجود ہیں تو میں تمہیں کیوں دیکھوں وہ روتی ہوئی واپس چلی گئی۔

حضرت مسیح موعود کیلئے آپ کی غیرت

1902ء میں ایک عرب نوجوان حضرت مسیح موعود کی ملاقات کیلئے حاضر ہوا۔ حضرت مسیح موعود، حضرت صاحبزادہ صاحب کے ہمراہ بیت مبارک میں تشریف رکھتے تھے۔ نوجوان نے اتا پتہ بتانے کے بعد ذرا درشت لہجے میں حضرت اقدس کو مخاطب کرتے ہوئے "کہا کہ آپ کا دعویٰ عربی میں فصاحت و بلاغت کا ہے۔ آپ 'ع' تو اہل عرب کی طرح ادا نہیں کرسکتے اور آپ کی زبان میں لکنت ہے۔ صاحبزادہ صاحب کو بہت غصہ آیا اور اپنا ہاتھ ؟ کی صورت میں عرب کو مارنے کیلئے اٹھایا تھا کہ حضرت مسیح موعود نے روک دیا اور بات کو جاری رکھا کہ میرا دعویٰ زبان عربی کو تحریر کرنے کا ہے نہ کہ کلام کرنے کا اور لکنت امام مہدی کی نشانیوں میں سے بیان ہوئی ہے۔

قادیان سے کابل مراجعت

صاحبزادہ صاحب امیر کابل حبیب اللہ خان سے چھ ماہ کی اجازت لے کر آئے تھے سو حضرت اقدس سے اجازت طلب کی۔ آپ الوداع کرنے دو تین میل باہر تک تشریف لائے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب بے اختیار آپ کے قدموں پر گر گئے۔ مٹی سے جسم لت پت ہوگیا آپ کو معلوم ہو چکا تھا کہ آخری ملاقات ہے آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگی ہوئی تھی۔ حضرت اقدس نے فرمایا الا مر فوق الادب میں حکم دیتا ہوں کہ میرے پاؤں چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں جس پر حضرت صاحبزادہ صاحب فوراً کھڑے ہوگئے۔

آپ لاہور، کوہاٹ سے ہوتے ہوئے اپنے گاؤں "سیدگاہ" پہنچے۔ گاؤں پہنچنے پر لوگ دور دور سے ملنے آنے لگے۔ آپ نے سب کو امام وقت کے متعلق بتایا جس پر لوگوں نے آپ کو منع کیا یہاں تک کہ خوست کے گورنر نے حاضر ہو کر بہت عرض کی کہ یہ باتیں نہ کریں۔ تمام اقرباء نے بیزاری کے خط لکھے مگر آپ باز نہ آئے۔

امیر کابل سے مراسلت

صاحبزادہ صاحب نے بریگیڈیئر سردار محمد حسین خان کوتوال کو خط لکھا اور موقع ملنے پر بادشاہ کو آگاہ کرنے کی درخواست کی لیکن اس نے وہ خط پیش نہ کیا مگر سردار محمد حسین کے نائب نے جو ایک شریر انسان تھا کسی طرح صاحبزادہ صاحب کا خط حاصل کر کے بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ بادشاہ کے استفسار پر محمد حسین نے خوف کی وجہ سے خط کے بارے میں لاعلمی ظاہر کی۔ کچھ عرصے بعد صاحبزادہ صاحب نے ایک اور خط لکھا وہ خط ڈاک خانے والوں نے سنسر کرلیا اور بادشاہ کو پہنچا دیا۔

گرفتاری

آپ کو خدا تعالیٰ نے شہادت سے پہلے ہی مطلع فرما دیا تھا۔ سید احمد نور صاحب کابلی کی روایت ہے کہ ایک دفعہ سیر کے دوران ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے فرمایا کہ کیا تم ہتھکڑیاں پہننے کیلئے تیار ہو۔ اور سید احمد نور صاحب کو فرمایا میری شہادت کی اطلاع حضرت کو پہنچا دینا اور آپ کو یہ الہام بھی ہوتا رہا (فرعون کی طرف جاؤ) بادشاہ نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو کابل بلانے کیلئے لکھا کہ آپ بلا خطرہ چلے آئیں اگر یہ دعویٰ سچا ہوگا تو میں بھی مرید ہو جاؤں گا ادھر حاکم خوست کو حکم دیا گیا کہ صاحبزادہ صاحب کو مسلح گارڈ کی معیت میں سوئے کابل بھجوایا جائے۔

جب آپ بادشاہ کے سامنے پیش کئے گئے تو وہ بہت برافروختہ تھا اور بولا مجھے ان سے بو آتی ہے فاصلے پر کھڑا کرو۔ پھر اسی قلعہ میں قید کرنے کا حکم دیا۔ جس میں خود بادشاہ رہتا تھا۔ آپ کو زنجیر غرغراب لگا دی گئی جو کہ ایک من چوبیس سیر وزنی ہوتی تھی اور کمر سے گردن تک گھیر لیتی ہے۔ پاؤں میں آٹھ سیر وزنی بیڑیاں ڈلوا دی گئیں۔ بادشاہ نے متعدد بار بلوا کر کہا یہ عقائد چھوڑ دیں اور تائب ہو جائیں مگر آپ کا یہی جواب تھا (حضرت مسیح موعود کے کلمات میں)

''اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میرے اس پہلو کے اختیار کرنے میں جان کی خیر نہیں اور میرے اہل و عیال کی بربادی ہے مگر میں اس وقت اپنے ایمان کو اپنی جان اور ہر ایک دنیوی راحت پر مقدم سمجھتا ہوں۔''

مباحثہ

حضرت صاحبزادہ صاحب کم و بیش چار ماہ جیل میں رہے جس دوران بادشاہ نے متعدد بار آپ کو تائب ہونے کو کہا مگر اس کوہ استقامت نے جواب دیا کہ یہ ناممکن ہے ہاں اپنے علماء سے اس بارے میں میرا مباحثہ کروالو۔ مباحثہ تحریری ہوا مگر کسی کو نہ بتایا گیا کہ مباحثہ میں کیا گزری اور صاحبزادہ صاحب پر کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا۔

فرد جرم

بادشاہ کو عمداً مباحثہ کی تفصیلات سے آگاہ نہ کیا گیا۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''جب شہید مرحوم نے ہر ایک مرتبہ توبہ کرنے کی فہمائش پر توبہ کرنے سے انکار کیا تو امیر نے ان سے مایوس ہو کر اپنے ہاتھ سے لمبا چوڑا کاغذ لکھا اور اس میں مولویوں کا فتویٰ درج کیا اور اس میں لکھا کہ ایسے کافر کی سنگسار کرنا سزا ہے اور وہ فتویٰ اخوندزادہ مرحوم کے گلے میں لٹکا دیا گیا اور پھر امیر نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کے ناک میں چھید کر کے اس میں رسی ڈال دی جائے۔ اور اسی رسی سے شہید مرحوم کو کھینچ کر مقتل یعنی سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا جائے۔''

مقتل کو روانگی

اسی پر اذیت حالت میں وہ اذیت پسند ہجوم شہید مرحوم کو نکیل سے پکڑ کر نہایت ٹھٹھے، تضحیک، گالیوں کے علاوہ لعنتیں ڈالتے ہوئے مقتل کی طرف لے گئے۔ بچے، عورتیں، بوڑھے جلوس میں شامل نہ ہو سکتے تھے بلکہ چھتوں پر سے دیکھ رہے تھے۔ آپ کے تیز چلنے پر کسی مولوی کے استفسار پر فرمایا کہ یہ ہتھکڑیاں اور یہ بیڑیاں تو خدا کی راہ میں ایک زیور ہیں اور جلدی چل رہا ہوں کہ اپنے مولیٰ کے حضور جلدی پہنچوں۔

سنگساری

زمین میں ایک گڑھا کھودا گیا جس میں آپ کو کمر تک گاڑا گیا اس کے بعد آپ کے گرد ایک حلقہ بنایا گیا پہلی صف میں امیر حبیب اللہ خان، ملاں عبدالرزاق، سردار نصر اللہ خان اور چند علماء تھے۔ امیر نے آخری مرتبہ تائب ہونے کو کہا مگر کوہ استقامت نہ ٹلا۔ امیر نے قاضی عبدالرزاق کو حکم دیا کہ پہلا پتھر تم چلاؤ تم نے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔ قاضی نے کہا بادشاہ آپ ہیں۔ امیر نے کہا شریعت کے بادشاہ تم ہو۔

قاضی نے پہلا پتھر چلایا جبکہ آپ ایک آیت تلاوت فرما رہے تھے۔ اس کے بعد امیر کے پتھر چلانے کی دیر تھی کہ ہجوم نے پتھروں کی بارش کر دی۔

دوبارہ زندگی

آپ نے اپنی زندگی میں فرمایا تھا میں چھ دن بعد زندہ ہو جاؤں گا۔ جس پر بادشاہ نے چھ دن مقتل پر نگرانی کروائی۔ یہ وہی زندگی تھی جو صادقوں کو ملا کرتی ہے جیسا کہ فرمایا شہداء کو مردہ نہ کہو وہ زندہ ہیں۔

کہتے ہیں کہ جہاں آپ کو شہید کیا گیا اس جگہ سے تین دن تک کستوری کی خوشبو آتی رہی۔

تدفین

حضرت صاحبزادہ صاحب کے ایک شاگرد احمد نور صاحب تھے۔ یہ حضرت شہید مرحوم کے ساتھ قادیان آئے تھے۔ انہوں نے ہی شہید کی نعش مبارک کو وہاں سے نکالا۔ ان کا اپنا بیان ہے کہ لاش بہت وزنی ہو چکی تھی اٹھتی نہ تھی۔ میں نے کہا ہم مصیبت میں ہیں ہلکی ہو جا جس پر لاش اتنی ہلکی ہو گئی کہ میں نے اکیلے نے تابوت اٹھا لیا اور شہر کے شمال کی طرف ایک پہاڑی بالا حصار کے دوسری طرف قبرستان میں دفن کر دیا۔

ایک سال کے بعد میرو نامی آپ کے ایک شاگرد نے پوشیدہ طور پر آپ کو لے جا کر اپنے گاؤں میں دفن کر دیا۔

جب گورنمنٹ کو علم ہوا کہ لاش یہاں لائی گئی ہے اور لوگ دور دور سے زیارت کیلئے آتے ہیں تو امیر نصر اللہ خان نے حکم دیا کہ شہید مرحوم کی لاش کو جلا دیا جائے یا دریا میں پھینک دیا جائے۔ بعض کہتے ہیں کہ گورنر نے دریا میں پھینکوا دی تھی اور بعض کا کہنا ہے کسی نامعلوم قبر میں دفنا دی گئی تھی۔

شہزادہ عبداللطیف صاحب کے فرزند ارجمند

حضرت صاحبزادہ سید محمد طیب لطیف صاحب کے محاسن

مکرم عبدالسمیع نون صاحب

علاقہ خوست میں دریائے شمل کے کنارے ''سیدگاہ'' وہ بلند بخت گاؤں ہے۔ جس میں ایک شخص پیدا ہوا جو عالی نسب، بلند ظرف، شجاع، علم و فضل میں یکتا وفا اور ایثار کا پیکر تھا جس نے خاک و خوں میں غلطاں ہو کر ایک تاریخ ساز دور کی بنیاد رکھی جو قیامت تک کے لئے اللہ کی راہ میں جان کا نذرانہ پیش کرنے والوں کے لئے بہترین نمونہ اور روشن مشعل کا کام دیتا رہے گا۔ آپ کا نام نامی حضرت شاہزادہ عبداللطیف صاحب تھا۔ جنہوں نے اپنی جان جان آفرین کے حضور جس دلیری اور خوشدلی سے پیش کی اس کی مثال نایاب ہے۔

زیرایں موت است پنہاں صد حیات

میرے پاس وہ الفاظ کہاں کہ اس روشنی کے مینار کے اوصاف بیان کر سکوں اور اگر اس کی جسارت کروں بھی تو جبر و استبداد کی تعزیریں تلوار کی صورت سر پر لٹکتی نظر آتی ہیں اے کاش میرا شکستہ قلم اس پاکباز شہزادے کی تصویر کشی میں آزاد ہوتا۔

حضرت موصوف کی بلند و بالا شان روحانی کا کچھ اس سے اندازہ کریں کہ حضرت سلطان القلم نے فرمایا'' میں کن الفاظ سے اس بزرگ (۔) کی تعریف کروں جس نے اپنے مال اور آبرو اور جان کو میری پیروی میں یوں پھینک دیا کہ جس طرح کوئی ردی چیز پھینک دی جاتی ہے۔

(تذکرۃ الشہادتین ص 10)

اس بزرگ باپ کے بزرگ بیٹے حضرت صاحبزادہ سید حافظ محمد طیب صاحب لطیف نے 1958ء کے موسم گرما کی ایک سہ پہر میرے گھر پر دستک دی۔ آپ کے ہمراہ حضرت سید عبداللطیف صاحب کے حقیقی بھتیجے صاحبزادہ عبدالرب صاحب بھی تھے میں باہر نکلا تو دیکھا دو بزرگ کھڑے ہیں۔ پہلے باہم تعارف نہیں تھا۔ ان کے چہروں سے خاندانی نجابت اور ان کی پیشانیوں سے نور ایمانی کی چمک دمک دیکھی جو بقول نسیم سیفی صاحب بزبان حال کہہ رہی تھی۔

کسی کے حسن نظر کی کرنیں سجا رہی ہیں جبیں ہماری
جبیں تو ہم ہیں شفق کی سرخی جبیں تو رنگ سحر ہیں یارو

میں انہیں اپنے گھر کے اندر لایا انہوں نے بتایا کہ وہ ربوہ سے آئے ہیں رہنے والے سرائے نورنگ ضلع بنوں کے ہیں۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت سید عبداللطیف صاحب کے خاندان سے؟ تو اثبات میں جواب ملا۔ تو میں سراپا تشکر بن گیا کہ کس بزرگ خاندان کے بزرگ میرے گھر تشریف فرما ہیں۔ اور وہی حال ہوا جو نسیم سیفی صاحب موصوف نے کہا تھا۔

تم آؤ تو میں کاہکشاں رہ میں بچھا دوں
بکھرے ہوئے تاروں کی ہر اک روک ہٹا کر

حضرت صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب نے سرگودھا میرے ہاں آنے کی غرض بتائی کہ صاحبزادہ عبدالرب صاحب کا پٹھان ملازم کسی مقدمہ اقدام قتل میں ماخوذ ہوا اور سرگودھا کی عدالت میں مقدمہ زیر تجویز تھا مجھے اس کی پیروی پر مامور کیا گیا۔ میں شکر بجالایا کہ ان عالی نسب بزرگوں سے تعارف کی راہ تو نکلی۔ ع

عدو شرے بر انگیزد کہ خیرے مادراں باشد

وہ پٹھان اقدام قتل کا ارتکاب نہ کرتا تو شاید میں خوست کے شاہزادوں کے تعارف سے محروم ہی رہتا۔

دوسرے ہی روز میں نے خصوصی گزارش کر کے پٹھان کو ضمانت پر رہا کروایا اور ربوہ بھجوا دیا پھر ان کی صلح ہو گئی اور مقدمہ خارج ہوا۔ میری یہ ناچیز خدمت اس پاکباز صاحبزادے کو بھا گئی ورنہ چند ٹکوں کے عوض بھی تو ہم وکیل لوگ یہ کام کر ہی دیتے ہیں۔ اس میں میری کوئی بقراطی نہیں تھی۔

انکساری

اس کے بعد آمد و رفت کا سلسلہ شروع ہوا اور میں بڑے عرصہ تک احسانات اور شفقت کے سلوک کا مورد رہا اور مجھے آپ کی (صاحبزادہ

صاحب موصوف کی) صحبت صالحہ کے انمول مواقع میسر آئے۔ اکثر میرے ہاں قیام فرماتے اور اپنی شیریں بیانی سے نوازتے میں نے مشاہدہ کیا کہ ان میں کمال کی بے نفسی۔ خودستائی اور خودنمائی سے سخت نفرت۔ حتیٰ کہ حضرت سید عبداللطیف صاحب کا پسر بھی ظاہر کرتے ہوئے حجاب محسوس کرتے تھے۔ میرے ساتھ شفقت ومودت میں بے تکلفی کا رنگ آ گیا تھا چنانچہ میں نے پوچھ ہی لیا کہ حضرت شاہزادہ سید عبداللطیف صاحب کا بیٹا ہونا تو موجب صد افتخار ہے۔ آپ اس کے اظہار میں جھجکتے کیوں ہیں۔ فرمایا کہ میں اس نسبت کا ذکر کرتے ہوئے ڈرتا ہوں کہ کمزور انسان ہوں۔

عبادات

عبادات دلی شوق اور خشوع خضوع سے بجا لاتے تھے بڑی عمر میں قرآن کریم حفظ کیا۔ ہمارے گھر قیام کے دوران امامت کرواتے۔ آپ کی نماز کا ایک ایک رکن۔ کیا قیام اور سجود اور کیا قعدہ سبھی ایک خاص عاشقانہ اور والہانہ رنگ رکھتے تھے۔ جن کا بیان تو ناممکن ہے جنہوں نے مشاہدہ کیا وہ اسے عمر بھر بھول نہیں سکتے۔ قرآن کریم کی تلاوت کی بالکل جداگانہ طرز تھی وہ دلکش لحن اور لے اور دلربا ترتیل پھر کہیں سننے میں نہیں آئی ممکن ہے آپ کے خاندان کے کسی فرد نے ورثہ میں پائی ہو۔ تلاوت قرآن کریم کہ سامعین پر عجیب جذب وکیف کی حالت طاری ہو جاتی تھی اور آپ بھی کسی اور عالم میں ہی ہوتے تھے۔

حضرت اقدس نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گہرا عشق تھا جو آپ کی ہر ایک تحریر اور ہر بات سے ظاہر ہوتا تھا۔ بڑے مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔

قید وبند کی صعوبتیں

میں نے بھی آپ کی دعاؤں سے بہت سارے فیوض حاصل کئے۔ جب جولائی 1903ء کو آپ کے والد بزرگوار کو سنگسار کیا گیا تو اس وقت آپ کی عمر 8/9 برس کے قریب تھی۔ پھر اس مقدس خانوادہ کے باقی ماندہ سارے مظلوم افراد کو ترکستان کی طرف پاپیادہ جلاوطنی کا عرصہ گزارنے کے لئے طویل اور کٹھن سفر پر بھجوا دیا گیا۔ حضرت سید محمد طیب صاحب بھی اس ستم رسیدہ قافلہ میں شامل تھے پھر جب کئی سالوں کے بعد واپس کابل بلوائے گئے تو ابھی وہاں غصہ ٹھنڈا نہیں ہوا تھا اور انہیں جیل میں ڈال دیا گیا۔

فرماتے تھے چرخی پل کابل کا جیل خانہ ایک عقوبت خانہ تھا جو سخت غلیظ تھا مچھروں اور حشرات الارض سے اٹا رہتا تھا جن کے کاٹنے سے جسم لہولہان رہتا تھا جس کی وجہ سے جیل میں سب کو شدید بخار رہتا تھا۔ کھانے کے لئے جو کچھ ملتا تھا وہ کھانا نہیں ہوتا تھا بلکہ کچھ اور ہی ہوتا تھا۔ غرض جیل میں ناقابل برداشت صعوبتیں ان شاہزادوں کو جھیلنا پڑیں جو ناز ونعم کے پلے ہوئے تھے اور جن کے مہمان خانہ میں 40/50 افراد روزانہ کھانا کھایا کرتے تھے۔ جب کبھی پیشی بھگتنے کے لئے جیل سے باہر لایا جاتا تو فاقہ کشی بیماری اور نقاہت کے باعث چند قدم چلنا بھی دشوار ہوتا تھا۔ آپ کی والدہ ماجدہ کو جب جیل سے کپڑے دھلوانے کے لئے پہنچائے گئے تو لہو سے لت پت کپڑے دیکھ کر صدمے سے سخت نڈھال ہو گئیں۔ 14/ جولائی 1903ء کے روز ان کے ابا تو ۔

نقد جاں از بہر جاناں باختہ

اپنی جان کا نذرانہ لے کر اپنے خالق ومالک کے حضور حاضر ہو گئے لیکن خاندان کے باقی افراد کی طرف سے سالہا سال تک روزانہ جانی قربانی پیش کی جاتی رہی یہ تو موضع سیدگاہ کے پاک خاندان کا مختصر تذکرہ تھا اور بھی چند نیک فطرت روبخدا اللہ کے پیارے راہ حق میں متاع جان قربان کر گئے۔ لاریب وہ بڑے بلند نصیبے والا گروہ تھا جس نے اس راہ میں جان کی بازی لگا دی اور حق وصداقت پر بڑے عزم اور استقلال کے ساتھ ڈٹے رہے۔ یہ چند شاتان تھیں جو ذبح کی گئیں پر ان کے پائے ثبات میں تزلزل نہ آیا۔

صاحبزادہ سید محمد طیب صاحب اپنے والد اور اپنے سمیت اپنے خاندان پر ڈھائے جانے والے مظالم بہت کم بیان فرماتے تھے بڑے اصرار کے ساتھ گزارش کی جاتی تو بیان فرماتے۔

ایک مرتبہ میرے ہاں سرگودھا میں قیام فرما تھے۔ چودھری قائم دین صاحب قائم مقام ڈپٹی کمشنر تھے۔ انہوں نے حضرت صاحبزادہ محمد طیب صاحب کو اپنے ہاں مدعو کیا اور خواہش ظاہر کی۔ 14/ جولائی 1903ء اور اس کے بعد وقوع پذیر ہونے والے واقعات سنائیں۔ حضرت موصوف نے واقعات سنائے اور دوران گفتگو امیر حبیب اللہ خان کی تعریف کی کہ وہ شخص متعصب اور ظالم نہیں تھا ملا کے دھوکے میں آ گیا تو اس نے ظلم کئے۔ اس پر محترم چودھری صاحب سخت متعجب ہوئے کہ یہ وہ شخص جس کا باپ قتل کیا گیا خود اس پر اور دوسرے افراد خاندان پر ہر قسم کے جبر وستم روا رکھے گئے۔ قیمتی جائیدادیں چھین لیں۔ ان کی عمر کا طویل حصہ جلاوطنی اور قید وبند میں گزرا جس دوران انہیں ناگفتنی مصائب جھیلنا پڑے مگر یہ خدا کا بندہ آج بھی اس ظالم کی تعریف کر رہا ہے۔

چوہدری صاحب فوت ہو چکے ہیں لیکن جتنا عرصہ اس ملاقات کے بعد وہ زندہ رہے بڑی عقیدت اور احترام کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب کا ذکر کرتے رہے۔ اپنے قاتل کی تعریف کرنا غایت درجہ بلند کردار کی علامت ہے اور اس کے ساتھ مال وجان کی قربانیاں بڑی دلیری کے ساتھ اور استقامت کے ساتھ پیش کرنے کے باوجود اپنے آپ کو لاشئے سمجھنا اولیاء اللہ کی شان ہے۔

آؤ سب مل کر دعا کریں کہ مقبولان الٰہی کی جو وردی سیدنا حضرت شہزادہ عبداللطیف صاحب کو پہنائی گئی اور عزوشرف کا جو تاج آپ کے سر مبارک پر 14/ جولائی 1903ء کو سجایا گیا آپ کی اولاد اور ورثاء بلکہ ہم سب اس کی حفاظت کرنے والے ہوں اور جب کبھی اس کی چمک دمک یا رعنائی میں کمی محسوس ہونے لگے تو اپنے خون سے اسے پھر صیقل کر دیں۔

اے زمین وآسماں کے خالق ومالک ہمیں اس کی توفیق عطا فرما۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36931 میں محمد سلطان ولد صوفی محمد اکرم قوم گھسن جٹ پیشہ نیم سرکاری ملازمت عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈرگ کالونی کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/29000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد محمد سلطان ولد صوفی محمد اکرم ڈرگ روڈ کراچی گواہ شد نمبر 1 مشہود احمد ناصر وصیت نمبر 27541 گواہ شد نمبر 2 امین احمد تنویر وصیت نمبر 25467

مسل نمبر 36932 میں امۃ الحیٰ زوجہ مزمل بشیر قوم ماگر پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گرین ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 31-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ بصورت طلائی زیورات وزنی 3 تولے مالیتی -/26000 روپے۔ طلائی زیورات وزنی 15 گرام مالیتی 300 ملی گرام مالیتی -/11300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ امۃ الحیٰ زوجہ مزمل بشیر گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 1 محمد عاصم ولد چوہدری محمد رفیق گرین ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر 2 عمران اطہر ولد چوہدری محمد رفیق گرین ٹاؤن کراچی

مسل نمبر 36933 میں طاہرہ اشرف بنت محمد اشرف قوم راجپوت کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹری ضلع دادو سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 4-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ طاہرہ اشرف بنت محمد اشرف کوٹری ضلع دادو سندھ گواہ شد نمبر 1 محمد اشرف والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 طاہر احمد کوٹری ضلع دادو

مسل نمبر 36934 میں ریحانہ عفت بنت ڈاکٹر شبیر احمد ندیم قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ساڑھے سولہ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نورنگ فارم ضلع میرپورخاص سندھ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی بالیاں وزنی اڑھائی گرام۔ 2۔ طلائی لاکٹ + کرسٹل کی چین۔ 3۔ نقد رقم -/1500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ریحانہ عفت بنت ڈاکٹر شبیر احمد ندیم نورنگ فارم گواہ شد نمبر 1 انیس احمد ندیم برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 ماسٹر وسیم احمد ولد ماسٹر رشید احمد ارشد صاحب محمد آباد ضلع میرپورخاص سندھ

مسل نمبر 36935 میں ایاز احمد ولد منور احمد قوم

جٹ پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 23 ڈی این بی ضلع بہاولپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 28-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ایاز احمد ولد منور احمد چک نمبر DNB/23 ضلع بہاولپور گواہ شد نمبر 1 عامر حسین ولد ظہور احمد چک نمبر DNB/23 گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق خان بلوچ وصیت نمبر 31305

مسل نمبر 36936 میں ظفر اللہ خان ولد چوہدری محمد خورشید قوم جٹ پیشہ پنشنر عمر 78 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھیرا سندھا کلاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 16-6-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زرعی زمین رقبہ 2 ایکڑ واقع گھنیالیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/400000 روپے۔ 2۔زرعی زمین رقبہ 10 کنال 3 مرلے واقع دھیرا سندھا کلاں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/375000 روپے۔3۔مکان رقبہ 12 مرلے واقع دھیرا سندھا کلاں ضلع سیالکوٹ مالیتی -/500000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/2500 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/22000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ظفر اللہ خان ولد چوہدری محمد خورشید دھیرا سندھا کلاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر 1 نذیر احمد وصیت نمبر 22121 گواہ شد نمبر 2 عبداللہ خان برادر موصی

مسل نمبر 36937 میں محمودہ بیگم بیوہ محمود اشرف خان قوم پٹھان پیشہ ٹیچر عمر 58 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی ساڑھے چھ تولے مالیتی -/48000 روپے۔2۔زرعی زمین رقبہ 5 کنال 15 مرلے مالیتی -/75000 روپے۔3۔ترکہ خاوند محترم مکان کا 1/8 حصہ مالیتی -/15000 روپے۔ 4۔نقد رقم -/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ (2200+8100) روپے ماہوار بصورت (تنخواہ+ فیملی پنشن) مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/5000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ محمودہ بیگم بیوہ محمد اشرف خان ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 مشرف نوید خان پسر موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالمجید خان وصیت نمبر 33784

مسل نمبر 36938 میں مشرف نوید خان ولد محمد اشرف خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 24-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔مکان رقبہ 6 مرلے مالیتی -/105000 روپے کا نصف حصہ۔2۔پلاٹ رقبہ 15 مرلے واقع ڈیریانوالہ مالیتی -/100000 روپے کا نصف حصہ۔3۔پلاٹ رقبہ 3 مرلے واقع نشتر کالونی لاہور مالیتی -/100000 روپے کا نصف حصہ۔4۔زرعی زمین رقبہ 26 کنال 5 مرلے مالیتی -/300000 روپے کا نصف حصہ۔ اس وقت مجھے مبلغ -/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ -/10000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مشرف نوید خان ولد محمد اشرف خان ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 فرخ ندیم خان برادر موصی گواہ شد نمبر 2 نوید احمد خان وصیت نمبر 32704

مسل نمبر 36939 میں لئیق احمد خان ولد محمد شریف خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد لئیق احمد خان ولد محمد شریف خان ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 حافظ محمد مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 جمیل احمد خان پسر موصی

مسل نمبر 36940 میں مدثر احمد ولد مقبول احمد قوم کھوکھر پیشہ طالب علمی عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مدثر احمد ولد مقبول احمد ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 قمر الزمان برادر موصی

مسل نمبر 36941 میں میر غضنفر پرویز ولد میر محفوظ الحق قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/400 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد میر غضنفر پرویز ولد میر محفوظ الحق ڈیریانوالہ ضلع نارووال گواہ شد نمبر 1 حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 میر محفوظ الحق والد موصی

مسل نمبر 36942 میں عدیل احمد بٹ ولد نصیر احمد بٹ قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 26-2-2004 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عدیل احمد بٹ ولد نصیر احمد بٹ ڈیریانوالہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 میر محفوظ الحق ولد میر عبدالحمید ڈیریانوالہ

مسل نمبر 36943 میں صادقہ جمیل زوجہ میر جمیل احمد قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 3-2-2004 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔طلائی زیورات وزنی 2 تولے مالیتی -/17800 روپے۔ 2۔ایک عدد پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع دارالبرکات ربوہ کا 1/15 حصہ۔ 3۔حق مہر بذمہ خاوند محترم -/1000 روپے۔اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صادقہ جمیل زوجہ میر جمیل احمد ڈیریانوالہ گواہ شد نمبر 1 حافظ مبشر احمد جاوید ولد محمد اسلم بیوت الحمد ربوہ گواہ شد نمبر 2 میر ندیم احمد پسر موصی

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائیٹر۔طاہر محمود ☎ 4844986

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ لکھتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے خاکسار کی بیٹی مکرمہ نعمانہ سجاد صاحبہ مقیم کینیڈا کو مورخہ 7 جولائی 2004ء بروز بدھ بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سید ماجد علی نام عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ محترم سید زاہد علی صاحب کا بیٹا محترم سید میر حیدر علی صاحب کا پوتا اور مکرم راجہ محمد اشرف وفا صاحب گجراتی سابق امیر جماعت احمدیہ بھیرہ کی نسل میں سے ہے۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ نومولود کو خادم دین بنائے۔ ہر دم اپنی حفاظت میں رکھے اور اپنے والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

مکرم لقمان احمد سلطان صاحب مربی سلسلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 3 جولائی 2004ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کو ازراہ شفقت وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل فرماتے ہوئے خاقان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم سلطان احمد صاحب آف مغلپورہ لاہور کا پوتا اور مکرم ڈاکٹر جاوید اقبال انجم صاحب امیر پارک گوجرانوالہ کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت اور عمر میں برکت دے۔ نیک اور صالح خادم دین بنائے اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

اعلان داخلہ

یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن 2 سمن آباد فیصل آباد نے چار سالہ بی ایس سی ایجوکیشن پروگرام برائے میٹرک پاس طلباء و طالبات (سائنس و آرٹس) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جولائی 2004ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 6 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

یونیورسٹی کالج آف ایجوکیشن سرگودھا نے چار سالہ بی ایس سی پروگرام برائے میٹرک پاس طلباء و طالبات (سائنس و آرٹس) میں داخلہ کا اعلان کیا ہے درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 22 جولائی 2004ء ہے مزید معلومات کیلئے روزنامہ جنگ مورخہ 6 جولائی 2004ء ملاحظہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم مظفر احمد صاحب ابڑو نائب امیر ضلع لاڑکانہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 13 جون 2004ء کو خاکسار کو تیسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بیٹے کا نام عاطف احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو صحت اور عمر میں برکت دے۔ نیک، خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

ایک افسوسناک حادثہ

مکرم چوہدری محمد شریف احمد صاحب وڑائچ لکھتے ہیں۔ خاکسار کے بھتیجے چوہدری ندیم احمد وڑائچ صاحب ابن مکرم عزیز احمد صاحب وڑائچ دارالبرکات بعمر 30 سال بروز جمعہ 2 جولائی 2004ء کو کار کے حادثہ میں وفات پا گئے۔ اگلے دن نماز جنازہ بیت المبارک میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے پڑھائی۔ عام قبرستان میں تدفین ہونے پر دعا مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی ربوہ نے کروائی۔ مرحوم نہایت مہمان نواز، خادم خلق اور اعلیٰ اخلاق کا مالک تھا۔ یادگار میں مرحوم کے چار چھوٹے چھوٹے معصوم بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بوڑھے والد غمزدہ بیوہ اور بہن بھائیوں کو صبر جمیل عطا کرے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہو بیوہ اور بچوں کا خدا حامی و ناصر ہو۔ آمین

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 14 جولائی 2004ء

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:10
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	5:11
غروب آفتاب	7:18
وقت عشاء	8:55

صوبہ سرحد میں نظام صلوٰۃ کا نفاذ وزیر اعلیٰ سرحد اکرم خان درانی نے صوبہ سرحد میں نظام صلوٰۃ قائم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ نماز کے اوقات میں دکانیں بند رہیں گی۔ سرکاری اور نجی عمارتوں میں مساجد کی تعمیر لازمی قرار دے دی گئی۔ خلاف ورزی پر عمارت گرا دی جائے گی۔ سرکاری دفاتر میں نماز کیلئے وقفہ ہوگا۔ تمام بس اڈوں پر خواتین کیلئے باتھ روم اور وضو کی جگہ بنانے کے احکامات بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اذان اور نماز کے یکساں وقت کا تعین علماء اور اعلیٰ حکام کرینگے۔

دوران سال اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ وفاقی شماریات ڈویژن نے ملک بھر میں روزمرہ کی اشیاء کی قیمتوں میں اضافے سے متعلق رپورٹ جاری کر دی ہے۔ 04-2003 میں روزمرہ کی اشیاء میں 4.5 فیصد اضافہ ریکارڈ کیا گیا جبکہ گزشتہ سال جون کی نسبت اس سال جون میں اضافہ 8.5 فیصد رہا۔ ٹماٹر کی قیمت میں 55 فیصد، پیاز کی قیمت میں 18 اور آلو کی قیمت میں 15 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پھلوں کی قیمت میں 9.45 فیصد اضافہ اور آٹے کی قیمت 2.5 فیصد بڑھی۔

اتحادی قافلے پر حملہ طالبان نے اتحادی قافلے اور امریکی کیمپ پر میزائلوں سے حملہ کر کے 12 فوجی ہلاک اور متعدد زخمی کر دیئے۔ 2 گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

امریکہ پہلے سے زیادہ محفوظ ہے امریکی صدر جارج بش نے کہا ہے کہ امریکہ پہلے سے زیادہ محفوظ ہے۔ پاکستان کے صدر جنرل مشرف ہمارے دوست ہیں۔ دونوں ممالک کی حکومتیں دہشت گردی کے خلاف جنگ میں شانہ بشانہ کام کر رہی ہیں۔ عراق میں تباہ کن ہتھیار نہیں ملے اس کے باوجود ہم حملے میں حق بجانب تھے۔

درخواست دعا

مکرم افتخار احمد شفیق صاحب رحمٰن کالونی ربوہ لکھتے ہیں۔ کہ میرے والد محترم داؤد صابر صاحب حال جرمنی چند روز سے برین ہیمبرج کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور جرمنی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔

دورہ نمائندہ مینیجر الفضل

ادارہ الفضل مکرم محمد طارق سہیل صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل ضلع سرگودھا کے دورہ پر الفضل کیلئے نئے خریدار بنانے، چندہ الفضل، بقایاجات کی وصولی اور اشتہارات کیلئے بھجوا رہا ہے تمام احباب جماعت کی خدمت میں تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

راحت جان
تبخیر معدہ۔ گیس کی مفید مجرب دوا
Ph: 04524-212434, Fax: 213966

چاندی میں آلیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ربڑی ہاؤس
فون 04524-213158

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
سستے برقعے
اقصیٰ برقع ہاؤس
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس
اقصیٰ فیشن پوائنٹ
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

سی پی ایل نمبر 29

Ph: 212868 Res: 212867
Mob: 0320-4891448
خالص سونے کے زیورات
فینسی جیولرز
میاں اظہر احمد۔ میاں مظہر احمد
محسن مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

6 فٹ سالڈ ڈش اور ڈیجیٹل سیٹلائٹ پر MTA کی کرسٹل کلیئر نشریات کے لئے

فریج - فریزر - واشنگ مشین
T.V - گیزر - ائرکنڈیشنر
سپلیٹ - ٹیپ ریکارڈر
وی سی آر بھی دستیاب ہیں
عثمان الیکٹرونکس
1 - لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
رابطہ: انعام اللہ
7231680 7231681 7223204 7353105